اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللہِ اِنَّ اللہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ

مجموعۂ گلشنِ نعت

در مطبع احمدی واقع کانپور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجموعہ گلشن نعت من تصنیف سید محمد علاؤالدین صاحب عرف
الہ دیا متخلص بہ جلالی خلف الرشید حسین شاہ عرف
پہلوان شاہ صاحب سوداگر مرحوم مغفور ساکن کمپ میرٹھ
صدر بازار تلمیذ عالیجناب ڈاکٹر مرزا محمد جان صاحب
فوق ساکن اکبر آباد وارد حال کمپ میرٹھ لال کرتی بازار

غزلیات نعتیہ

غزل

راتدن رہتا ہی یا حضرت تصور آپکا
ہی ہوس دلمین کہ دیکھون رخ ی انور آپکا

اس دل بیتاب کو تم بن نہین آتا قرار
ہوگیا سیماب سا یہ بندہ پرور آپکا

خواب ہی مین چہرۂ اطہر دکھا دو یا رسول
ورنہ مرجائیگا یہ خادم مقرر آپ کا

یون شب معراج مین خالق نے بلوایا تھین
معجزہ شق القمر ہی سب پہ ظاہر آپ کا

آپکی امت مین خالق نے کیا پیدا ہمین
شکر ہو سکتا نہین ہمسے پیمبر آپکا

ہند مین ابتک تو ہی یہ مضطر اے بیقرار
کسطرح پہونچے مدینہ مین یہ مضطر آپ کا

ہی جلالی کو قوی امید روز حشر مین
سایۂ دامان ہوگا میری سر پر آپ کا

غزل

بہت دل تنگ رہتا ہون مین اب ہجر پیمبر مین
الہی جلد پہونچا دے کمین روضے منور مین
مجھے فرقت ستاتی ہے بہت اے ہمدمو اونکی

شب معراج جا کر عرش سے آئے جو دم بھر مین
تمھاری جستجو مین اے شہ دین ہو کے آوارہ
برنگ آسمان دن رات مین پھرتا ہون چکر مین
بھرا ہے شوق دل مین اوس رخِ تابان کا ملنے کا
کہان ہی روشنی اتنی بتاؤ مہر خاور مین
جو حضرت کے پسینے کی صبا خوشبو اوڑا لائی
بنائی عطر مین ہمنے نہ ویسی مشک و عنبر مین
ادہر بھی ساقی کوثر عنایت سے عنایت ہو
کھڑے ہین دیر سے نیّت لگی ہے جام کوثر مین
نہین بڑھکر ہوا مشکل کشا سے پہلوان کوئی
کیے کافر ہزارون قتل بس کفار لشکر مین
کرون کیا ہمدموا س شومیِ قسمت کی گردش کو

کہ لکھی ہے ازل ہی سے جدائی اس مقدر مین

جلالی فکر کیا ہے بار عصیان سے کرون توبہ

وسیلہ ہے محمد کا وہ بخشا ئینگے محشر مین

غزل

کس منہ سے ادا وصف ہو محبوب خدا کا
مداح خدا خود ہی ہے شہ بحر سخا کا

مین طالب دیدار ہون وہ صاحب لقا کا
تبلایا طریقہ مجھے جسنے کہ ہدا کا

ہے جوش جنون عشق پیمبر مین ابھی سے
غش نالۂ زنجیر مین ہے صل علی کا

ہے گنگ فرشتون کی زبان وصف نبی مین
کیا وصف لکھون مہ جبیں پر ضیا کا

کیا شان مبارک ہے رسول عربی کی
کیا رتبۂ ذیشان ہے لولاک لما کا

پھٹ جائیگا رقت سے وہین عرش معلی
محشر مین جب آئیگا جو خون شہدا کا

ہین فرش نشین غیب سے اوصاف محمد
امڈا ہوا دریا ہے مری طبع رسا کا

مغرور نہو دولت و ثروت پہ عزیزو
واللہ بھروسا نہیں کچھ دار فنا کا

اندیشۂ عقبیٰ ہی نہ دنیا مین تردد	محشر مین ذریعہ ہی شہ ہر دو سرا کا
قاصر ہی زبان عقل ہی گم سکتہ ہی مجھکو	کیا لکھون قصیدہ مین شہ احمد و ثنا کا

جو راست عقیدہ ہی ترا خستہ جلالی
ہو جائیگا دیدار شہ روز جزا کا

غزل

باعث جہان کی ای شہ نامور ہین آپ	امت کے حامی حشر مین ہان سربسر ہین آپ
بتلائے کہ ساقی کوثر کدھر ہین آپ	مجھ تشنہ لب کی جو نہین لیتے خبر ہین آپ
اندیشہ حشر کیون ہی دلا چارہ گر ہین آپ	بخشائینگے خدا سے کہ خیر البشر ہین آپ
انگشت کے اشارہ سے شق ہو گیا قمر	مشہور دو جہان مین شق القمر ہین آپ
ہی کونسی جگہ جہان نور نبی نہین	ہر گل مین ہر شجر مین دیا جلوہ گر ہین آپ
کیا تاب ہے کسی مین کہ ہی جو مقابلہ	میدان منکرین مین بھی تیغ و تبر ہین آپ
بیتاب ہے ہند مین جو حسن فراق حضور سے	جلوہ دکھائیے کہ شہا کدھر ہین آپ

کیون ڈھونڈھتا پھرے ہی دلا کو بکو انھین
دلمین ہمارے ہی آٹھہ پہر جلوہ گر ہین آپ

مانند کاہ سوکھ کے فرقت مین ہو گیا
پنہان نظر سے کیون ای شعلہ رو ہین آپ

ہے بعد مرگ بھی اونھین امت کا اپنی دھیان
امت کے اے جلالی بہت چارہ گر ہین آپ

غزل

بخشا جو حق نے احمد مختار کو عروج
کب ہی کسی کو حضرۂ دیدار کو عروج

لاکھون ہی تھم باذنی ہی مردے جلا دیے
کیا کیا ملے ہین آپ کی گفتار کو عروج

چشمے کیے ہین خود سر انگشت سے عیان
ربنے دیا وہ دین کے سردار کو عروج

پہنچے ہین لامکان شب معراج مصطفی
کسکو ہے جو نبی کی ہے رفتار کو عروج

یوسف چھپا ہی جنکو تماشا حجاب مین
ہے حسن جن جبین رخ انوار کو عروج

شق القمر ہے آپ کا ادنی سا معجزہ
ہے معجزون مین بھی شہ ابرار کو عروج

خیبر در کو نعرہ لا سے اوٹھا لیا
ایسا ہے یارو حیدر کرار کو عروج

بیدین ہزاروں کلمہ گو آپ نے کیے	ہے یہ علی کے دوست و تلوار کو عروج

لاکھوں جلالی دیتا ہے اللہ نعمتیں
روز ازل سے ہے گنہگار کو عروج

غزل

امت نہ بھیجے کیوں شہ خیر البشر پر درود	جب بھیجتے ہیں برگ و شجر اور حجر درود
کیا عز و شان ہے واہ رسالت مآب کی	رب بھیجتا ہے صبح و مسا آپ پر درود
ایمان کی ساتھ دار فنا سے وہ جائیگا	پڑھتا ہے جو رسول پہ شام و سحر درود
ہاں منکروں کی دلمیں نہ ہوگا کبھی اثر	ہم لاکھ بار انکو سنائیں اگر درود
رونق ہے کیسی دین محمد کو تا بہ حشر	مکے مدینے میں ہے رواں گھر بگھر درود
آے جو راہ رست پہ ظلمت کی اچھو	بیدل دکھائیگا وے صدہا اثر درود
کیونکر نہ وہ پڑھیں ہیں جنھیں بخشی محمد نے	پڑھتے نہیں ہیں منکر احمد مگر درود
تشریف لاتی خود ہیں رسالت مآب واں	پڑھتے جہاں ہیں مومن و بشر درود

ہی حیف امتی نکرین ورد شوق سے
ختم رسل پہ پڑھتی ہین شمس و قمر درود

روز جزا انہو کی شفاعت و نخین نصیب
پڑھتے نہین مین آپ پہ جو بے خبر درود

ہے التماس دل سے جلالی کی وقت مرگ
نکلے زبان سے میرے شہ نامور درود

غزل

مومن اسکو کہیے کرے جو خدا کی یاد
بیدین ہے وہ کہ جسکو نہین مصطفی کی یاد

دلمین ہے جلد جاؤن مدینے کو ہند سے
آتی ہی دلمین یون مری خیر الوری کی یاد

یہ ہی امر لیے ہی وسیلہ نجات کا
دل سے بھلا نہ اے دل مضطر خدا کی یاد

جلوہ جمال پاک کا دکھلاؤ بہر حق
ہر لحظہ یا رسول ہے زلف دوتا کی یاد

نسدیو تو عشق احمد مرسل سے گردلا
مت بھولیو تو مالک ہر دوسرا کی یاد

جائیگا بھیتا وہ جنت مین بالیقین
ہی جسکے دلمین شافع روز جزا کی یاد

نار سقر کی ہم نہ محشر کا اوسکو خوف
کرتا رہا ہی جو کہ شہ انبیا کی یاد

جو ہین مطیع سنت احمد وہ کسطرح / دل سے بھلائین اپنے علی مرتضیٰ کی یاد

اللہ سے دعا یہ جلالی ہے رات دن
وقت نزع بھی دل مین ہو اوس مہ لقا کی یاد

غزل

جو نور نبی کی رخ تاباں کے لیے ہے / وہ تاب کہان مہر درخشاں کے لیے ہے

حق نے کہا لولاک لما شان ہے اونکی / کیا رتبہ یہ دارین کے سلطان کے لیے ہے

دنیا مین ہی فخر و مباہات مین مشغول / سرمایۂ عقبیٰ ابھی جمع و انکے لیے ہے

وان کفر کی مر جلتے ہین کافر کا دل سخت / حج خانہ کعبہ کا مسلمان کے لیے ہے

زاہد کا نہ صوفی کا نہ رندون کا جلالی
جو رتبہ رفیع حافظ قرآن کے لیے ہے

غزل

کیا فراموش کیا آپنے حضرت ہمکو / خواب مین بھی جو دکھاتے نہین صورت ہمکو

بھا گئی آپکی جبسے کہ ہی الفت ہمکو ہو گئی کوچۂ دلدار سے نفرت ہمکو
ترک کی دل سے بس اب الفت دنیا بخدا اب تو ہے صل علی پڑھنے کی عادت ہمکو
ہائے کوئی نہ عمل نیک ہوا آج تلک دیکھیے پیش خدا ہو نہ خجالت ہمکو
مثل غنچہ کے شگفتہ دل مضطر ہو جائے ہاتھ آ جائے جو روضہ کی زیارت ہمکو
ہمتو محتاج اونھیں کے بخدا ہیں دن رات حق ہی دلوائینگے محشر میں جو جنت ہمکو
جائیں ہم تیری خدائی کے تصدق یا رب تونے کیا بخشی کلاموں میں فصاحت ہمکو
اب تو ہرگز دل مضطر کو نہیں آتا قرار کہیں بلوالو مدینے ہی میں حضرت ہمکو
کچھ نہ زر و سیم کی خواہش نہیں یا شاہ امم آپ کا اسم مبارک ہی کفایت ہمکو
ہے دعا خالق کونین سے یہ شام و سحر مرتے دم کیجو عطا کلمہ شہادت ہمکو
تشنۂ دید ہیں مدت سے ہم ای شاہ زمن جلد دکھلائیے وہ چاند سی صورت ہمکو
ہم سراپا ہیں گنہگار رسول الثقلین ہو گی کیا جانے سزا روز قیامت ہمکو
ہو گلو تشنہ یہ ای ساقی کوثر سر لب جام کوثر بخدا ہو جو عنایت ہمکو

چھوڑ والله دیا دنیا کی کل جھگڑونکو
ہو گئی جب سے شہا آپکی الفت ہمکو

جیطرح گھیر لیا فوج ستمگاروں نے
وہ خدا قدرت معبود سے نصرت ہمکو

صحبت بد سے ہمیشہ ہمیں رکھیو محفوظ
اور بزرگوں کی خدا بخشیو صحبت ہمکو

نعت احمد میں جلالی کے لکھتے ہیں اشعار
ایسی خلاقِ جہان بخش لیاقت ہمکو

فعل بد جتنے ہیں سب ہمسے چھپا کر یارب
اپنی قدرت سے تو کر عظمت صاحب ہمکو

ہے خدا سے یہ جلالی کی دعا صبح و مسا
کر عطا اپنے نبی کی تو محبت ہمکو

غزل

جب سے دلمیں شہ لولاک الفت آئی
بخدا عشق بتاں سے مجھے نفرت آئی

جسم بے سایہ پہ ہو جاؤنگا سو جانسے فدا
گر محمدؐ کی نظر خواب میں صورت آئی

چوم لی پشت نبی شوق سے با صد تعظیم
نظر عکاسہ کو جب مہر نبوت آئی

اوسکو کچھ حشر کا کھٹکا نہ خطر دنیا کا
آپکی جس پہ شہا نظر عنایت آئی

جسکو ہو وردِ زبان کلمۂ توحید حضرت ۔ ہاتھ مین اُسکی گویا مقلدِ جنت آئی

ہیکشی ترک کرو توبہ کرو نادانون ۔ تو روا کہتے نزدیک قیامت آئی

جسنے دیدار نبی خواب مین دیکھا اکبار ۔ ہفت کشور کی وہ لا ہاتھ اوسکے دولت آئی

بہرِ حق ختمِ رسل کیجیے نظرِ الطاف ۔ گردشِ چرخ سے گردش مین ہی قسمت آئی

کسی مرسل کے نہ ہاتھ آئی نہ آئی ہے تا حشر ۔ شبِ معراج جو ہاتھ آپکے نعمت آئی

واسطے حق کے مدینے مین بلا لیجے جلد ۔ رہ کے اب ہند مین اس جان پہ آفت آئی

حضرت فوق کا یہ فیض جلالی سب ہے
جو کلامون مین تری نطق فصاحت آئی

غزل

یا خدا روضۂ پیمبر کا دکھا دے مجھکو ۔ میری آقا سے تو اب جلد ملا دے مجھکو

دل کی بیچینی سے اب صبر نہین ہے بالکل ۔ روضۂ پاک کی تو سیر کرا دے مجھکو

گرد اوس روضہ کے پھر پھر کے کرون جانکو فدا ۔ مولی اکبار مدینہ جو دکھا دے مجھکو

ہند سی جلد مدینہ مین خدایا پہونچا
آفت ہند سی اب جلد چھڑا دے مجھکو

یہ ہی امید ہی تجھسے بطفیل احمدؐ
حشر مین دوزخ آتش سے بچا دی مجھکو

اور جب حشر بپا ہووے تو لو سدن یا رب
حضرت ساقی کوثر سے ملا دے مجھکو

جب جلالی کا ہو دنیا سے سفر اے خالق
یاد او سوقت مین کلمہ تو دلا دے مجھکو

غزل

اکسیر سے زیادہ پیمبر کے در کی خاک
بخشے ہی نور آنکھ کو حیدر کے در کی خاک

یا رب دکھادی روضۂ اقدس کو جلد تر
سرمہ لگاؤن آنکھون مین سرور کے در کی خاک

ہی ہند مین اگرچہ بدن پر لباس فخر
پر مدعا دلی ہے کہون حیدر کے در کی خاک

خالق سی ہی دعا ہی عاصی کی روز و شب
جلدی دکھادی روضۂ اطہر کے در کی خاک

یہ ہی دعا ہی میری اگر مستجاب ہو
احمد کی ہو نصیب مجھی گھر کے در کی خاک

جو دست رسول ہین وہ کھلاؤ یقین خدا
ابہی پیارے دوست پیمبر کے در کی خاک

رکھہ شاد اپنے دلکو جلالی نکر الم
دیکھیگا جا کے شافع محشر کے در کی خاک

غزل

ہے آرزو پہونچا دے خدا اوسکے قدم تک — جسکے نہیں ہو سکتے ہیں اوصاف رقم تک
یہ واقعی ہے سچ بات ہے اے حضرت زاہد — آیا نہ وہ پھر کر جو گیا ملک عدم تک
ہوتا نہیں کوئی بھی پس از مرگ کسیکا — ساتھی ہیں یہاں خویش و برادر سرِ دم تک
پھر ہند میں آنے کی نہ خواہش ہے واللہ — میں کاش پہنچ جاؤں و لا بیت حرم تک
فرقت میں ہوا کاہ مدینے کے خدایا — اوٹھ سکتے نہیں ضعف سے افسوس قدم تک
کیا ہستیِ انسان ہے لکھے وصف محمد — لغزش میں ہے جبکہ کئی سیال قلم تک

واللہ زبان سے نہ جلالی کرے اُف بھی
گر الفتِ احمد میں نکل جائے یہ دم تک

غزل

حضرت کا ہی وسیلہ ہے ہر خاکسار کو
بخشائینگے خدا سے وہ روزِ شمار کو

حامی جو پایا اوس شہِ عالی تبار کو
کھٹکا گناہ کا نہ رہا گنہ گار کو

کانپے جو دیکھکے دُلدُل سوار کو
جا بے پناہ ملی نہ کہیں نابکار کو

اک نعرہ کرکے کیا درِ خیبر اوٹھا لیا
طاقت بخشی حق نے شہِ ذوالفقار کو

بیدین تھے جتنے آ گئے لغزش میں سب تمام
دستِ کرم میں تھامنا جو تیغ آبدار کو

رحم آیا شمر کو نہ ذرا وائے حسرتا
کر ڈالا قتل ابن علی باوقار کو

چشمِ فلک میں خونِ شفق بھر گیا وہیں
چھاتی پہ لیکے شمر چڑھا جب کٹار کو

ہر سنگ سے لہو تھا عیاں دشتِ کربلا میں
جب قتل کر چکا وہ شہِ نامدار کو

خیر النساء کی نوحہ کی آواز تھی بلند
لاشہ سے صاف کرتی تھیں گرد و غبار کو

یارب طفیل سرورِ سردارِ انبیا
آزاد کیجو حشر میں مجھ گنہ گار کو

لازم ہے صدقِ دل سے جلالی درود بھیج
حضرت کو پہلے پیچھے صحابہ کبار کو

تمام شد کتاب گلشن نعت

غزلیات عاشقانہ

وعدہ جو کر کے آیا نہ جانان تمام رات	تڑپا کیا فراق مین مین یان تمام رات
خالی تھی حسرتو نسے جو آغوش آرزو	کرتا رہا مین نالہ و گریان تمام رات
یاد فروغ حسن مین تا صبح چاند کو	تکتا رہا بدیدہ حیران تمام رات
آئی نہ نیند بستر غم پر ترے بغیر	بالش تھا سر کے پہلو مین پیکان تمام رات
پیرو مین تمنے رات گزاری بعیش و ناز	کرتا رہا مین وصل کے سامان تمام رات
تکیہ کلام ضد سے تھا اونکا نہین نہین	مین عاجزی سی کرتا تھا ہان ہان تمام رات
برقع اوٹھا دیا جو رخ روشن سے خود بخود	نکلے نہ ابر سے مہ تابان تمام رات
کروٹ بدل کے اتھو لگا لوگے مجھے	دل مین مقرر یہ تھا ای جان تمام رات

شب قدر بت پرستی جلالی عذاب ہے
کمبخت کر تلاوت قرآن تمام رات

غزل

پیا خون جگر بہیا نمک صنم آہستہ آہستہ
رگون مین ہو گیا پیوستہ غم آہستہ آہستہ

رہیگا غیر خدا کوئی نہ باقی دنیا مین
چلے جاینگے سب ملک عدم آہستہ آہستہ

نہ جاگون فتنۂ محشر نہ تجکو شوخی پا ہے
تم آنا فاتحہ پڑھنے صنم آہستہ آہستہ

گنہگاران امت حشر مین حضرت کی بخشش سے
سفر سے جاینگے باغ ارم آہستہ آہستہ

ہے طاقت طاق فرقت سے بدل شوق گھر تک ہے
اوٹھاتا ضعف سے ہون ہر قدم آہستہ آہستہ

زبان پر کلمۂ طیب ہو دل مین نغمۂ ایمان ہو
الٰہی نکلے جب قالب سے دم آہستہ آہستہ

دل ماہوس کیون مضطر ہے حضرت کی تصدق سے
خدا پہونچائیگا بیت الحرم آہستہ آہستہ

گئے زیر زمین جس طرح جمشید و سکندر آہ
چلے جاینگے اکدن یونہی ہم آہستہ آہستہ

جلالی کو بلا لو جلد پھر حق مدینے مین
تم آئے بحر سخا ابر کرم آہستہ آہستہ

غزل

قابو میں ہماری کسی پہلو نہیں آتے
پہلو میں کہیں کیا وہ جفاجو نہیں آتے

کر دیتے تھے عشاقونکو جو قتل نگہ سے
وہ شوخ چڑھاتی ہوی ابرو نہیں آتے

پروانہ ساں جلتا ہوں میں فرقت میں شب و روز
پر رونق محفل وہ شمع رو نہیں آتے

خوبی ہے یہ سب اپنی دلا بخت سیاہ کی
صد حیف نظر مجھکو جو مہ رو نہیں آتے

دل جلتا ہی ٹھنڈی نہیں پڑتی ہے جلالی
روتا ہوں غم یار میں آنسو نہیں آتے

غزل

فنا فی اللہ ہے اکدن کل جہانکو
جہانکو کیا زمین و آسمان کو

ادا سے مار کے مجھ ناتوان کو
بتاؤ اب چلے قاتل کہاں کو

جو دیکھی خواب میں آرام جان کو
سحر رستہ ملا آہ و فغان کو

نہ آؤ تو مرے گھر تک نہ آو
زمانہ بھر میں پھر کر خاک چھانکو

مشبک ہے دل تیر نظر خود
نہ تانو لے پری ابرو کمانکو

کیا بجھو دکھا کر توں نے جلوہ
جو انکو پیر کو خورد و کلان کو

جدائی یار سی یو خستہ تن ہون
کہ جین آنا نہین مجھ ناتوان کو

کہانتک صدمۂ فرقت اوٹھاؤن
نہین یارا ہلین پیر دہستان کو

دکھا کر برشش تیغ نظر کی
کیا بیچین بچین مجھ نیمجان کو

فلک مہ خور سے تمکو تاکتا ہے
تو تم کو تھے پیر چڑھکر اوسکو جہانکو

کہا مینے کہ بوسہ دیجیئے گا
خفا ہو کر کہا روکو زبان کو

نہ موزونی جبتا طبع روان کی
جلالی روک لے اپنی زبان کو

غزل

گو طلائی رنگ جلنا گنج دقیانوس تھا
خال عارض حقتمس عشاق کو نگھی جو مس تھا

مضطرب سیتی اسد رہ جو دل مایوس تھا
بستر غم لینا تکیہ دست کف افسوس تھا

میں وو پابند محبت ہون کہ بعد مرگ بھی
کنج مرقد سیں برنگ جان دل مانوس تھا

رو نہیں سکتے تھے ہم کیا نالہ کر سکتے تھے ہم
آبرو ریز آپکا اغیار بے ناموس تھا

گرمیِ رخسار تابان سے تری او شمع رو
موم ہنکر بہہ گیا جو بزم میں فانوس تھا

میل تھا کچھ عاشقون سے کیا دل آتش فشان میں
بر میں گل ایجان جان کیون ملگجا ملبوس تھا

ای مسیحا درد مایوسی سے دی تو نے شفا
چارہ پرداز سے یہان مایوس جالینوس تھا

نازسی پالا تھا ہمنے یہ دل راحت طلب
مفت ایجان آکی جانیکا ہمین افسوس تھا

اوسنی کھینچی تیغ ابرویان دیا عاشق نے سر
مر گیا اچھا ہوا وہ زیست سے مایوس تھا

تیری مجنونکی لیے وحشت نے خود آکر قدم
خار صحرا شوق سے ہر ہر قدم پابوس تھا

کیا میسر تھا کہ جا کر تیغ کے منہ پھر گیا
کس نگاہِ تیغ زن کو دل مرا محسوس تھا

توڑدی توبہ کیسکی چشم میگون دیکھکر
معتکف اک عمر سے وہ زاہد سالوس تھا

خیر ہے ایحضرت دل آج لی مسجد کی راہ
آپ تھے کل بتکدہ تھا نالۂ ناقوس تھا

ہفت کشور کا خزانہ گو کہ تھا قارون کے پاس
پر نہایت ہی جلالی دل کا وہ کنجوس تھا

آج بزم مصطفےٰ ہی سبکو آنا چاہیے
پھر عشق مصطفےٰ تشریف لانا چاہیے

آئینگے اس بزم میں محبوب رب العالمین
عطر ملنا چاہیے خوشبو لگانا چاہیے

مومنو راہ خدا پر خرچ کرکے مال و زر
باغ میں جنت کے گھر اپنا بنانا چاہیے

یہ وہ مولد ہی کہ جس سے رونق اسلام ہے
کیوں نہ اس سے کفر و ظلمت کو گھٹانا چاہیے

ریخ بھیجا کر تو پڑھکر آل حضرت پر درود
کچھ تو تحفہ لے کے آگے شہ کے جانا چاہیے

غزل

حشر کو محبوب حق سبکو بچاتی جائینگے
غول جو جو ہم گنہگاروں کی آتی جائیگی

حشر کے دن سجدۂ خالق ادا کرکے رسول
اپنی امت کو خدا سے بخشواتی جائینگے

آگے آگے ہونگے حضرت امت عاصی کے جب
گلشن جنت میں لاکر بس بٹھاتے جائینگے

سامنے اللہ کے نامہ بدیکا کاٹ کے
نامہ اعمال نیکی کا لکھاتی جائینگے

راتدن اللہ سے یا شم جو کہتا ہی یہی
دم میں جبتک دم ہے ذکر اونکا سناتے جائینگے

اشعار دعائیہ

مومنو عجز و التجا کے ساتھ — اب دعا کے لیے اوٹھاو ہاتھ
اے خدا صدقہ کبریائی کا — صدقہ اوس نور مصطفائی کا
سیدھا رستہ چلائیو ہمکو — پیچ و خم سے بچائیو ہمکو
مرتے دم غیب سے مدد کیجو — ساتھ ایمان کے اوٹھا لیجو
جب دمِ واپسین ہو یا اللہ — لب پہ ہو لا الہ الا اللہ
دین و دنیا کی آبرو دیجو — دونون عالم مین سرخرو کیجو
کینہ دھو مومنونکے سینے سے — سینے ہوجائین پاک کینے سے
سب کو اک راہِ حق دکھا یا رب — دور ہو اختلافِ بیجا سب
دین ہو دین احمدی کل کا — ہو طریقہ محمدی کل کا
اے خدا تو بڑا سمیع و مجیب — بیمارون کو کر مراد نصیب
کل مریضون کو تندرستی دے — ناتوانونکے تن مین چستی دے

بیوطن کو وطن مین پہونچادے	قید سے قیدیونکو چھوڑوادے
گر غریبونسے تنگدستی دور	تنگدستونسے فاقہ مستی دور
رکھے کثرت سے ہین جواہل وعیال	کر عطا اونکو حسب حاجت مال
جو ہین مظلوم اونکی سن فریاد	اور کر غمزدونکے دل کو شاد
تیرے بندی ہین سب یتیم واسیر	تیرے محتاج کل غریب وامیر
لے خبر بیکسون غریبون کی	مشکلین کھول کم نصیبون کی
نرہے کوئی خستہ وغمگین	سب کی پوری مرادین ہون آمین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ یہ رسالہ لاثانی خیر وبرکت کی نشانی یعنی مجموعۂ گلشن نعت خواجہ عبدالغفور صاحب کتب فروش چوک نے بمطبع احمدی ۱۳۰۳ ہجری مین چھپواکر شائع کیا قیمت اسکی ار اور حق تالیف وتصنیف اسکا مصنف نے ہبہ کیا کوئی صاحب طبع نفرمادین ہان جو مطلوب ہون